السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میرے لیے بیوی اوراس کے والد کی بیوی (یعنی (میری بیوی کے والد کی دوسری بیوی) کوایک ہی نکاح میں جمع کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی اور سسر کی بیوی جبکہ وہ بیوی کی ماں (یعنی ساس) نہ ہو شادی کرلے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس عورت (سسر کی بیوی) سے شادی کرلے اگرچہ اس کے خاوند کی بیٹی بھی اس کے پاس ہے اس لیے کہ ان دونوں بیویوں کے درمیان کوئی تعلق ہی نہیں یعنی اس کی پہلی بیوی اوراس کے والد کی بیوی کے درمیان۔ بلکہ جو حرام ہے وہ یہ ہے کہ دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کرلیا جائے۔ یا پھر بیوی اوراس کی خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنا حرام ہے اس کے علاوہ باقی سب حلال ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح میں حرام عورتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

"اوران عورتوں کے علاوہ اور عورتیں تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو۔[1]

اورماں اوربیٹی کے مسئلے میں تفصیل ہے۔ اگر تو بیٹی بیوی ہو تو اس کی ماں (یعنی ساس) صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لیے حرام ہوجائے گی اور بیوی ماں ہے تو پھر اس میں تفصیل ہے کہ اگر تو خاوند نے اس سے دخول (یعنی جماع) کرلیا ہے تو اس صورت میں اس کی بیٹی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجائے گی اور اگر اس سے دخول نہیں کیا تو پھر (بیٹی) اس پر اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کی ماں کو نہیں چھوڑتا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"اور(حرام ہے) تمھاری ساس تمھاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمھاری گود میں ہیں تمھاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کرچکے ہو ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔"[2](شیخ محمد المنجد)

---

[1]۔النساء:24۔

[2]۔النساء23۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 135

محدث فتویٰ